یہ شعر نہایت لطیف اور مشکل اور نازک خیالی کا عمدہ نمونہ ہے۔
حیرت سے اشیاے سیال کا منجمد ہو جانا اور چیزہاے رواں کی رفتار بند ہو جانا ایک ایسا مضمون ہے جسکو شعراے نازک خیال نے کئی طرح اور کثرت سے باندھا ہے۔ نفس پرور = یعنے روح پرور۔ جان پرور اس شعر مین سراسر کا لفظ حشو اور زائد ہے۔ حیرت سے یعنے حسن و جمال معشوق کی حیرت سے یا لب معشوق کی حیرت سے بہر حال دونو معنے مربوط ہین۔

اعتبار عشق کی خانہ خرابی دیکھنا	غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا

غیر نے الخ یعنے معشوق نے سمجھا کہ مین نے آہ کی لہذا مجھ پر خفا ہوا حالانکہ آہ غیر نے کی ہے مگر چونکہ عاشقی مین میرا اعتبار ہو گیا ہے لہذا غیر کی آہ کو میری آہ تصور کرتا ہے۔

جب بتقریب سفر یار نے محمل باندھا	تپش شوق نے ہر ذرہ پہ اک دل باندھا

یعنے تپش شوق نے جدائی کے خیال سے دلکو بیحد پریشان کر دیا۔ ذرون پر دل باندھنا کنایہ ہے دل کے پریشان و مضطرب ہونے سے محمل = ہودج۔ محمل باندھنا = محمل بستن کا ترجمہ ہے۔ لفظ محمل مذکر ہے

اہل بینش نے بحیرت کدۂ شوخی ناز	جوہر آئینہ کو طوطی بسمل باندھا

یعنے شوخی نے حیرت کو مبدّل باضطراب کردیا - حالانکہ حیرت غیر متحرک شئے ہے -

یاس و امید نے یک عربدہ میدان مانگا
عجز ہمت نے طلسم دل سائل باندھا

سوال کرنیوالے کو دونون باتین یعنے یاس و امید ہوتی ہین یعنے یہہ مایوسی بہی ہوتی ہے کہ میرا سوال رد ہو جائیگا اور یہہ امید بہی ہوتی ہے کہ میرا سوال قبول ہو جائیگا - سوال کرنیوالے کو ہرگز اس بات کا یقین نکرنا چاہئے کہ میرا سوال بالضرور قبول ہو جائیگا یا رد ہو جائیگا کیونکہ رد و قبول دوسرون کے ہاتہہ مین ہے - اور سائل کا کام صرف سوال کرنے کا ہے اس شعر مین یک عربدہ میدان کی ترکیب محل تامل ہے کیونکہ یہہ فارسی کے اہل لسان کی ترکیب نہین ہے - یہہ شعر بے معنے معلوم ہوتا ہے یون شارحین جو معنے چاہین لگادین مگر مضمون خیز شعر نہین ہے -

درماندگی مین غالب کچہہ بن پڑے تو جانون
جب رشتہ بے گرہ تہا ناخن گرہ کشا تہا

دوسرے مصرع کے یہہ معنے ہین کہ اب رشتہ مین گرہ پڑگئے ہین مگر ناخن گرہ کشا نہین ہے اور ناخن گرہ کشا اُس زمانہ مین تہا جبکہ رشتہ بے گرہ تہا -
درماندگی = عاجزی - ناچاری -

بعد یک عمر ورع بار تو دیتا بارے
کاش رضوان ہی در یار کا دربان ہوتا